14234 ـ وضوء میں نیا ایجاد كردہ طریقہ

سوال

جب میں وضوء کرتی ہوں تو بسم اللہ پڑھ کر شروع کرتی ہوں، اور پھر نیت کرتے ہوئے " میں نے طہارت وضوء کی نیت کی " الفاظ کہتی ہوں، اور یہ الفاظ میں ہر عضو دھوتے وقت کہتی ہوں جس کا دھونا واجب ہے، مجھے علم ہے کہ آپ نے وضوء کرتے وقت کی دعاء بیان کی دی ہے، لیکن میں یہ جاننا چاہتی ہوں کہ کیا آپ کی دعاء کے بدلے میں جو کچھ کہتی ہوں کیا میں اسی طرح کہتی رہوں ؟
اگر آپ میرے اس عمل اور فعل کے مخالف چیز بتائیں گے تو میں آپ کی نصیحت پر عمل کرونگی.

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

مسلمان شخص کے لیے ضروری ہے کہ وہ اللہ تعالی کی عبادت اس طرح کرے جس طرح مشروع ہے، اور عبادات توقیفی ہوتی ہیں، یعنی ان میں تغیر و تبدل نہیں ہو سکتا، اس لیے کسی بھی قسم کی کوئی عبادت بغیر دلیل نہیں کی جاسکتی، اور جو کوئی شخص بھی کسی ایسی چیز پر عمل کرے گا تو اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نہیں بتائی تو اس نے اللہ تعالی کے دین میں ایك نئی چیز ایجاد کی جسے بدعت کے نام سے پہچانا جاتا ہے، اور اس کا وہ عمل مردود ہو گا، کیونکہ کسی بھی عمل کے قبول ہونے کی شرطیں ہیں جب تك یہ دونوں شرطیں عمل میں نہ ہو وہ اللہ تعالی کے ہاں قابل قبول نہیں:

پہلی شرط:

اخلاص: یعنی وہ عمل اللہ تعالی کے لیے خالص ہو.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اور انہیں تو صرف یہی حکم دیا گیا ہے کہ وہ خالصتا اللہ تعالی کی عبادت کریں، اور اسی کے دین کو خالص رکھیں البینۃ.

دوسری شرط:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اور متابعت:

یعنی وہ کام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ کے مطابق ہو:

اللہ تعالی کا فرمان ہے:

اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں جو کچھ دیں اسے لے لیا کرو اور جس چیز سے منع کریں اس سے رک جایا کرو الحشر.

چنانچہ عبادات میں کوئی بھی نئی چیز ایجاد کرنا جائز نہیں جسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان نہ کیا ہو، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جس نے بھی کوئی ایسا عمل کیا جس پر ہمارا حکم نہیں تو وہ کام مردود ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (2697) صحیح مسلم حدیث نمبر (1718)

امام ترمذی نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے عرباس بن ساریہ رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث بیان کی ہے، اس میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" تم میری سنت کو لازم پکڑو، اور خلفاء مھدیین کے طریقہ کو، اسے مضبوطی کے ساتھ پکڑو، اور نئے نئے امور سے اجتناب کرو، کیونکہ ہر نئی چیز بدعت ہے، اور ہر بدعت گمراہی ہے "

سنن ترمذی کتاب السنۃ حدیث نمبر (3991) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح سنن ابو داود حدیث نمبر (3851) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اس لیے مسلمان شخص کو چاہیے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی شریعت سے تجاوز مت کرے، اور وہی کام کرے جو مشروع ہیں.

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضوء کا طریقہ بیان کیا ہے، اور کسی ایک صحابی سے بھی یہ منقول نہیں اس لیے جو طریقہ نبی علیہ السلام کا ہے اسی پر عمل کرنا واجب ہے.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی نیت کے الفاظ زبان سے ادا کرنے کا مسئلہ بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں:

" نیت کے الفاظ زبان سے ادا کرنے مستحب نہیں، کیونکہ یہ بدعت ہے نہ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا منقول ہے، اور نہ ہی کسی ایک صحابی سے، اور نہ ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کسی امتی کو نیت زبان سے کرنے کا حکم دیا، اور نہ ہی کسی مسلمان شخص کو اس کی تعلیم دی، اگر یہ مشہور اور مشروع چیز ہوتی تو نبی

کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام اس میں اہمال سے کام نہ لیتے، باوجود اس کے کہ امت اس میں ہر دن اور رات مبتلا ہے، بلکہ زبان سے نیت کی ادائیگی تو ناقص عقل اور ناقص دین کی نشانی ہے.

دیکھیں: مجموع الفتاوی ابن تیمیہ (22 / 231).

اور دوسرے مقام پر اس طرح کہتے ہیں:

لوگوں نے جتنی قسم کی بھی نیت زبان سے کرنا ایجاد کر لیا ہے تکبیر تحریمہ اور تلبیہ سے قبل، اور وضوء و طہارت کرتے وقت، اور باقی سب عبادات میں زبان کے لیے نیت کرنی بدعت ہے، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے مشروع نہیں کیا، اور مشروع عبادات میں جو کچھ بھی زیادہ نئی ایجاد کی جائے جسے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشروع نہیں کیا وہ بدعت ہے، بلکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم عبادات ترك کرنے پر مدامت کرتے تھے، تو انہیں بجا لانا اور اس کی مداومت کرنا بدعت و گمراہی ہے.

دیکھیں: مجموع الفتاوی ابن تیمیہ (22 / 223).

وضوء سے قبل اور بعد میں پڑھی جانے والی دعائیں معلوم کرنے کے لیے آپ سوال نمبر (2165) کے جواب کا مطالعہ کریں.

چنانچہ مسلمان شخص کو وہ کام نہیں کرنا چاہیے جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا، اور نہ ہی اس کا حکم دیا ہے، اور دین میں نئی نئی ایجادات کرنے سے اجتناب کرنا چاہیے، کیونکہ دین میں بدعات کی ایجاد اہل کتاب سے مشابہت ہے، مسلمان کو اپنے دین کی تعلیمات حاصل کرنی چاہییں تا کہ وہ بدعات میں نہ پڑ جائے.

واللہ اعلم .